www.ahlulathar.net

کیا مردے سنتے ہیں؟

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا مردے سنتے ہیں؟ اگر وہ سنتے ہیں تو کیا ان کا سننا ایک خاص جگہ اور خاص حالت میں ہے یا ان کا سننا عام ہے؟

جواب: نبی ﷺ نے خبر دی ہے کہ میت کو جب دفن کر دیا جاتا ہے اور جب اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، تو: إنه ليسمعُ قرعَ نعالهم (وہ ان کے جوتوں کی آہٹ (زمین پر چلنے کی آواز) کو سنتا ہے)۔ (بخاری: ۱۳۳۸، ابوداؤد: ۳۲۳۱، النسائی: ۲۰۴۸)۔ یعنی جب لوگ اسے دفن کرنے کے بعد لوٹتے ہیں۔ اور یہ سننا دفن کے وقت کا ہے۔ اور اللہ کے رسول ﷺ جب بدر کے کنوئیں پر مقتول (کفارِ) قریش کے پاس کھڑے تھے تو ان کا اور ان کے باپ دادوں کا نام لے کر انہیں آواز دے رہے تھے۔ جب صحابہ نے آپ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں کہا: ما أنتم بأسمعَ لِمَا أقولُ منهم (یعنی: میں جو کہہ رہا ہوں وہ تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو) (بخاری: ۳۹۷۶، مسلم: ۲۸۷۳)۔ اور اللہ کے نبی ﷺ سے روایت کیا جاتا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب بھی کوئی شخص اس شخص کی قبر پر سے گزرتا ہے جسے وہ دنیا میں جانتا تھا پھر وہ اس پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ اس کی روح کو لوٹا دیتا ہے تو وہ سلام کا جواب دیتا ہے)۔ اس حدیث کی تصحیح اور تضعیف میں علما کا اختلاف ہے۔ ان میں سے بعض نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے[1]۔ اگر یہ ضعیف ہے تو پھر اس میں کوئی دلیل ہی نہیں۔ بعض علما اسے حسن اور بعض صحیح کہتے ہیں[2]۔ ہم کہتے ہیں: جو بھی چیز سنت میں آئی ہے ہم اس کا عقیدہ رکھتے ہیں اور جو سنت میں نہیں ہے ہم کہتے ہیں: اللہ اعلم (اللہ بہتر جانتا ہے)۔ لیکن بالفرض اگر وہ سنتے بھی ہیں تو وہ کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے، اس معنیٰ میں کہ وہ اللہ سے اس کے لئے دعا نہیں کر سکتے، اور نہ ہی اللہ سے اس کے لئے استغفار کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان (مردوں) کے لئے ممکن ہے کہ وہ ان (زندوں) کی شفاعت کریں۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں تاکہ قبروں سے تعلق جوڑنے والے (قبر پرست) میری ان باتوں کا سہارا لے کر یہ نہ کہیں کہ: جب مردے سنتے ہیں، تو جو اللہ کے ولی میں سے ہے ہم اس سے کہتے ہیں کہ وہ اللہ سے ہمارے لئے سوال کرے (یا دعا کرے) یا اللہ کے یہاں ہماری شفاعت کرے؛ تو یہ چیزیں اصل میں (شریعت میں) وارد ہی نہیں ہیں، کیونکہ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے نبی ﷺ کی بھی جب وفات ہوئی تو آپ کا عمل منقطع ہو گیا، لیکن آپ ﷺ نے اپنی امت کے لئے عظیم علم چھوڑا ہے جس پر ہر وہ شخص عمل کرتا ہے جس نے رسول ﷺ کی دعوت کو قبول کیا (یعنی مسلمان ہوا)۔

---

۱ جن علمانے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے وہ ہیں: علامہ ناصر الدین البانی (دیکھئے ضعیف الجامع: ۵۲۰۵)، علامہ عبدالعزیز بن باز (فتاویٰ نور علی الدرب لابن باز ۱۵۲/۱۴)۔

۲ جیسے ابن تیمیہ (مجموع فتاویٰ ج ۲۴ ص ۱۷۳)

آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے[۳]:۔۔۔الا من ثلاث صدقة جارية أو علمٍ يُنتَفَعُ به أو ولدٍ صالحٍ يدعو له ((جب کوئی انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے) سوائے تین چیزوں کے۔ صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے)(مسلم: ۴۳۱۰، ترمذی: ۱۴۳۲، ابوداؤد: ۲۸۸۲)۔اور مخلوق میں سے کسی نے بھی ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا گیا ہو اس سے زیادہ نہیں چھوڑا جتنا کہ نبی ﷺ نے اپنی امت کے لئے (علم) چھوڑا ہے[۴]۔

مصدر: لقاء الباب المفتوح (مجلس نمبر ۸۷)

---

[۳] پوری حدیث اس طرح ہے: إذا مات الإنسان انقطع عمله إلا من ثلاث صدقة جارية أو علم ينتفع به أو ولد صالح يدع له (جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے (رک جاتا ہے) سوائے تین چیزوں کے۔ صدقہ جاریہ یا ایسا علم کس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے

[۴] تو جب اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیں یہ خبر نہیں دی کہ مردہ تمہاری ہر بات کو سنتا ہے اور جو تم اس سے سفارش وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہو وہ بھی سنتا ہے تو پھر کون ہے جو اللہ کے نبی ﷺ کے بعد اس بات کی خبر دے؟ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں جتنی خبر دی ہے ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حق فرمایا۔ رہا لوگوں کا یہ ماننا کہ مردے ہماری التجا اور دعا کو سنتے ہیں اور اللہ کے یہاں ہماری سفارش کرتے ہیں تو یہ باطل عقیدہ ہے کیونکہ اصل یہ ہے کہ مردے اتنا ہی سنتے ہیں جتنا اللہ کے نبی نے ہمیں خبر دی ہے۔ اسی لئے تو ہم اپنے چاہنے سے مردوں کو نہیں سنوا سکتے مگر اللہ اس چیز پر قادر ہے کہ وہ جو چاہے اور جب چاہے ان کو سنوا دیتا ہے جیسا کہ دفن کرنے کے بعد جب لوگ لوٹتے ہیں تو ان کے جوتوں کی آہٹ اللہ مردوں کو سنوا دیتا ہے۔ اسی طرح مشرکین جو بدر کی جنگ میں مارے گئے تھے اللہ نے انہیں سنوا دیا جب اللہ کے نبی ﷺ ان سے مخاطب تھے.

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد